روزہ کے احکام واقسام پر مشتمل مختصر رسالہ

روزہ

(تاریخی پس منظر، احکام واقسام)

تحریر
مولانا احمد علی مردانی
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

روزہ کے احکام واقسام پر مشتمل مختصر رسالہ

روزہ

(تاریخی پس منظر، احکام واقسام)

تحریر
مولانا احمد علی مردانی
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر
اسلامی ادبی ٹولنہ مردان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ اجمعین .امابعد ....

روزے کا شرعی حکم، فائدہ اور تاریخی پس منظر

تمام عبادات کو تین اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے قسم اول سے مراد وہ عبادات ہوں گے جن کا تعلق فقط انسانی بدن سے ہوں، قسم ثانی سے مراد وہ تمام عبادات ہوں گے جن کا تعلق انسان کے مال ہوں اور قسم ثالث سے مراد وہ عبادات ہوں گے جن کی ادائیگی میں بدن اور مال دونوں کا دخل ہو۔ روزہ قسم اول سے تعلق رکھتا ہے، یعنی وہ عبادت جو فقط انسانی بدن سے تعلق رکھے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کُتِبَ علیکم الصیام کما کُتِبَ علی الذین من قبلکم (البقرۃ۱۸۵)

آیتِ مذکورہ میں تین احکام بیان کئے گئے ہیں اولاً تو روزے کا حکمِ شرعی بیان کیا گیا ہے کہ روزے رکھنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ دوم آیتِ مذکورہ میں روزے کی تاریخی حیثیت بیان کی گئی ہے، سوم اس آیتِ مذکورہ میں روزے رکھنے کی بدولت ہمیں کیا کچھ ملے گا اس کی توضیح کی گئی ہے۔ یہ تین وہ اُوامر واحکام ہیں جو اس مذکورہ بالا میں بیان کئے گئے ہیں۔ ذیل میں ان تین اوامر کا الگ الگ جائزہ لیا جاتا ہے۔

(ا) امر اول کی وضاحت کی پہلے ضروری ہے کہ روزہ کا لغوی واصطلاحی معنی ومفہوم بیان کیا جائے۔ اہل لغت کے بقول مطلق رُکنے (امساک) کا نام روزہ ہے اور اصطلاح شریعت میں نیتِ مخصوصہ کے ساتھ فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع کرنے سے رُکنے کا نام روزہ ہے۔ روزہ کی فرضیت قرآن کریم، احادیث نبویہ اجماع وقیاس سے ثابت ہے۔ سب سے بڑی

دلیل قرآن کریم کا مذکورہ بالا آیت ہے جس میں اہل ایمان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اے اہل ایمان! تم (اہل ایمان) پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن سکو۔

(امر ثانی کی توضیح میں اہل علم یوں لکھتے ہیں کہ روزہ ایک قدیم عبادت ہے اور ادیان سابقہ میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے جن کی طرف قرآن کریم کی آیت: کما کتب علی الذین من قبلکم ،، میں اشارہ موجود ہے۔یہود ونصاری ودیگر مذاہب میں روزے رکھے جاتے تھے البتہ اُن کی نوعیت اور ہیئت مختلف تھی اہل نصاریٰ جن کو عصرِ حاضر کے لوگ میسحیت کے نام سے جانتے ہیں وہ بھی روزہ کی عبادت سے جُدا نہ تھے لیکن اُن کے ہاں یہ عبادت اختیاری تھی،اہل یہود بھی روزہ رکھنا عبادت خیال کرتے تھے قدیم اہل یونانی روزہ اس لیے رکھتے تھے کہ اُن کے بقول اس عمل سے شیطان کا انسانی بدن میں دُخول کم ہوجا تا ہے،اُن کا خیال ونظر یہ تھا کہ کھانے پینے سے شیطان انسانی بدن میں داخل ہوجا تا ہے۔اسی طرح سابی (سابقہ معدوم مذہب) مذہب کے پیروکار بھی روزہ رکھنے کے قائل تھے حتیٰ کہ عصرِ حاضر کے ہندووں میں بھی روزہ رکھنے کی عبادت موجود ہے،تاریخ کے اوراق سے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ فقط ایک جماعت ہی ہے جو روزہ رکھنے کو بُرا و مذموم خیال کرتے تھے اور وہ پارسی مذہب تھا۔ پارسی مذہب میں روزہ ممنوع تھا ۔باقی تمام عالم کے تمام ادیان میں روزہ کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے۔ہر اِک دُور میں روزہ ایک مخصوص شکل وہیئت رکھتا ہے اگر ادیانِ سابقہ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں اس بات میں کافوراً ادراک ہوجائے گا کہ اُس دُور کا روزہ ایک مشکل عبادت ہوا کرتا تھا۔اور اُس کی بنیادی وجہ روزے کے دورانیے کا زیادہ ہونا تھا بقول اہلِ علم سابقہ ادوار میں جب کوئی شخص روزہ افطار کرلیتا تھا اور وہ سو جاتا تھا تو فوراً سونے کے ساتھ ہی دوسرا روزہ شروع ہوجاتا تھا اور یہ روزہ دوسرے دن کے غروبِ آفتاب تک جاری رہتا تھا۔اسلام میں بھی

ابتداءً روزے کی یہی شکل رائج تھی گویا ابتداء روزہ دن رات دونوں پر مشتمل ہوا کرتا تھا بعد میں اسلام نے رات کو روزہ سے نکال کر فقط دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کر دیا۔ اور اس تخفیف کا باعث ایک انصاری کا مشہور واقعہ ٹھہرا۔ ہوا یوں کہ عصرِ نبوی ﷺ میں کہ ایک انصاری صحابیؓ جو کاشت کاری پیشہ سے منسلک تھے دن کو کام کر کے گھر تشریف لے آئے۔ گھر آ کر کھانا تیار کرنے کے لیے اہلیہ کو کہہ گئے اور اسی دوران تکاوٹ کی بدولت سو گئے۔ اب جب بیدار ہوئے تو دوسرا روزہ شروع ہو چکا تھا، اسی تکاوٹ میں دوسرے دن لڑکھڑاتے پھر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اُن کی یہ حالتِ غیر دیکھی تو آپ ﷺ نے اس تکاوٹ وتھکان کا باعث پوچھ لیا تو آپؓ نے وہ تمام واقعہ حضور ﷺ کے سامنے بیان فرمایا اس باعث اللہ تعالیٰ کا فرمان نازل ہوا کہ آج کے بعد روزہ میں رات داخل نہیں ہوگا بلکہ روزے کا آغاز صبح صادق ہوگا اور اختتام غروبِ آفتاب تک ہوگا۔ اسلام نے جہاں رات کو روزہ سے نکال کر رات کو کھانے پینے کی اجازت دی وہاں سحری کو سنتِ مصطفیٰ ﷺ ٹھہرایا گیا۔ حکمِ مصطفیٰ ﷺ ہوا: سحری کھانا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق ہے۔ (مسلم) مزید رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت (نازل) فرماتا ہے اور اُس کے فرشتے اُن کے لیے رحمت کی دُعا کرتے ہیں۔ (مسند احمد) نیز فرمایا: (سحری کرو) اس لیے کہ سحری باعثِ برکت ہے (بخاری)۔

روزہ سے کیا مراد ہے؟

روزہ اُردو زبان کا لفظ ہے جس کے لیے عربی میں لفظ صوم جس کی جمع صیام مستعمل ہے۔ لفظ صوم مطلق امساک (رُکنے) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں اس سے مراد وہ مخصوص امساک (رُکنا) ہے جو مخصوص اُمور سے مخصوص وقت میں مخصوص نیت کے ساتھ

کیا جاتا ہے۔مخصوص وقت سے مراد صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کا وقت ہے اور مخصوص اُمور سے مراد کھانا پینا اور جماع ہے اور مخصوص نیت سے عبادت کا ارادہ و نیت ہے ۔پس اگر کوئی شخص صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک بغیر نیتِ روزہ کھانے پینے اور جماع سے رُک جائے تو وہ روزہ دار شمار نہیں ہوگا ۔اس مندرجہ عبارت کو مختصراً ہم یوں بیان کر سکتے ہیں کہ ثواب وعبادت کی نیت سے صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکنے کے عمل کا نام روزہ شرعی ہے۔

روزہ کے اقسام

روزہ کئی اقسام پر مشتمل ہے مثلاً فرض روزہ ،واجب روزہ ،سنت روزہ ،مستحب روزہ ،ممنوعہ روزہ

قسمِ اول:۔فرض روزے

شریعت مطہرہ کی رُو سے فرض وہ عبادت کہلاتا ہے کہ جس کے ثبوت میں دلیل قطعی (یقینی)موجود ہو۔دلیل قطعی سے مراد قرآن کریم یا احادیث متواترہ ہوا کرتا ہے ۔شرعی حکم کی رُو سے دلیل قطعی یعنی قرآن کریم یا احادیث متواترہ کے حکم کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔فرض اُمور بیشمار ہیں اُن میں سے ایک کو ہم صیامِ رمضان کے نام سے جانتے ہیں ۔رمضان المبارک کے روزے رکھنا شریعتِ مطہرہ کی رُو سے ہر مسلمان ، عاقل، بالغ ،مقیم ،تندرست پر فرض یعنی لازم وضروری ہوتے ہیں ۔صیامِ رمضان کی فرضیت آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ متواترہ سے ثابت ہے،اس لیے صیامِ رمضان کا منکر کافر ہو جاتا ہے ۔فرضیتِ روزہ میں چند قیود کا ذکر کیا گیا ہے اُس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ مسلمان ہی احکام شرعیہ کا مکلّف ہے،اس قید سے غیر مسلم خارج ہو جاتا ہے،قید ثانی عاقل ہونا ہے اس لیے کہ غیر عاقل یعنی نابالغ یا مجنون پر روزے پر فرض نہیں کیونکہ وہ شرعی احکامات کے مکلّف نہیں ،قیدِ ثالث مقیم سے مسافر کو خارج کرنا مقصود تھا اس لیے

کہ مسافر پر حالتِ سفر میں روزے رکھنا لازم نہیں، جس وقت وہ اقامت اختیار کر لیں گے تو اُن پر گزشتہ فوت شدہ روزوں کی قضا لازم ہوگی، قیدِ رابع تندرست کی قید سے مریض کو اس حکم شرعی سے الگ کرنا مقصود تھا اس لیے کہ بیمار یا انتہائی درجے کی ضعف (جس کی وجہ سے روزہ رکھنا ناممکن ہو) پر روزے اُس وقت لازم نہیں جب تک وہ بیمار ہے جس وقت بھی اُن کی بیماری دور ہوگی تو حکم شرعی کی رُو سے وہ فوت شدہ روزوں کی قضا کرے گا۔ اسی حیض ونفاس والی عورتیں جب پاک ہوں گی تو اُن پر بھی رمضان المبارک کے روزوں کی قضاء لازم ہوگی۔ دورانِ حیض ونفاس وہ روزے نہیں رکھ سکتی۔

قسم دوم:۔ واجب روزے

یہ روزوں کی دوسری قسم ہے اس سے مراد وہ تمام روزے ہیں جو کسی مخصوص سبب کی بدولت انسان کے ذمہ لازم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اس کے بدلے دو یا تین یا چار یا ایک روزہ رکھوں گا اور بعد میں اُس شخص کا وہ کام ہو جاتا ہے تو شریعتِ مطہرہ کی رُو سے اب اُس شخص کے ذمہ جتنے دنوں کی اُس نے منت مانی تھی وہ روزے رکھنا لازم ہوں گے اگر اُس نے کسی مخصوص وقت کا ذکر کیا کہ فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کو روزہ رکھوں گا تو یہ نذر مؤقت ہوگا اور اگر اُس نے کسی خاص وقت کا تعین نہ کیا ہو بس یوں ہی کہا کہ کام ہونے کے بعد دو یا تین روزے رکھوں گا اور کام ہوگیا ایسا شخص جب چاہے جس وقت چاہے اپنا نذر پورا کرنے کے لیے روزے رکھ سکتا ہے۔ یہ نذر غیر مؤقت کہلاتا ہے۔ روزے کی یہ قسم واجب کہلاتا ہے۔ واجب وہ امر ہے جس کے ثبوت میں کئی دلائل موجود ہوں اور وہ دلائل شرعیہ دلائل قطعیہ کے قریب ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسم سوم:۔سنت یا مستحب روزہ

فرض اور واجب روزوں کے ماسوا تمام روزے نفلی ہی ہیں ۔جن کے بارے میں حضور ﷺ نے زیادہ تاکید فرمائی ہیں یا اُن کو رکھنے کا زیادہ اہتمام کیا ہے وہ سنت روزے کہلاتے ہیں اور جن کی تاکید اس درجہ کی نہیں تھی وہ مستحب کی فہرست میں داخل ہیں، یومِ عرفہ اور عشرہ ذوالحجہ کے ابتدائی آٹھ ایام کا روزہ، اسی طرح نو اور دس محرم الحرام یا دس اور گیارہ محرم الحرام کے روزے، پندرہ شعبان کا روزہ، شوال المکرّم کے چھ روزے پیر اور جمعرات اور ایّام بیض (قمری/اسلامی مہینے 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے اس فہرست میں آتے ہیں، اگر کوئی رکھنا چاہیے تو ثواب ہے اور اگر نہ رکھنا چاہے تو کوئی گناہ نہیں ۔رسول اللہ ﷺ نے پیر اور جمعرات کے دنوں اور ہر مہینے میں تین خصوصیت کے ساتھ روزہ رکھتے تھے ۔

قسم چہارم :۔ممنوعہ روزے

سال میں پانچ دن روزہ رکھنا شرعاً منع ہے

یکم شوال (یعنی عیدالفطر کے دن) کا روزہ ، 10، 11، 12، 13 ذوالحجہ کے چار کا روزہ،

روزہ رکھنے کے طبی فوائد

☆نظامِ ہاضمہ کی درستگی کے لیے روزہ رکھنا مولا کریم کا انمول عطیہ ہے ۔ایامِ رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں انسان کے کھانے پینے کا کوئی خاص مقدار مقرر نہیں ہوتا اور انسان کسی بھی وقت کھانے پینے میں مشغول ہوجاتا ہے ،بالعموم انسان کو جب بھوک لگتی ہے تو کھانے لگ جاتا ہے، رمضان المبارک کے روزوں کی بدولت انسان مخصوص اوقات میں کھانے پینے سے رُک جاتا ہے جس کی وجہ سے انسان کا نظامِ ہاضمہ درستگی کی جانب گامزن ہوجاتا ہے ۔المختصر ہم

یوں کہہ سکتے ہیں کہ نظام۔ ہاضمہ کی درستگی میں روزے کا کافی عمل ودخل ہے۔

☆روزہ انسانی جسم کے اضافی چربی کو پگھلانے میں بھی مددگار ہے، جب انسان حالتِ روزہ میں ہوتا ہے اوراُسے بھوک کا تقاضہ ہوتو بسبب روزہ وہ کھانے پینے سے رُک جاتا ہے جسمانی مشقت تقاضہ بھوک کی بدولت جسم کی اضافی چربی گھلنے لگ جاتی ہے۔

☆روزہ کی بدولت پھیپھڑوں کو آرام ملتا ہے اور وہ غیر ضروری گندہ خون جو پھپھڑوں میں جماہوا ہوتا ہے،روزہ دارکی روزہ کی بدولت صاف ہوجاتا ہے۔

☆روزہ انسانی جلد پر بھی اثر انداز ہوتا ہے جس کی بدولت انسانی جسم میں نکھار آتا ہے،انسانی جسم پُرکشش نظر آنے لگ جاتا ہے۔نیز اطباء کی تحقیق کے موافق روزہ گھبراہٹ اور ڈپریشن کا بہترین علاج ہے۔

☆روزہ کی بدولت موٹاپا ختم ہوتا ہے اورجسم سے غیرضروری چربی پھگلنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔نیز حکماء کے بقول بصارت کوبہتر بنانے اورتیز تر بنانے میں بھی روزہ کااہم کردار ہے ۔جدید تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ روزہ بلڈ پریشر کے کنڑول میں کافی معاون ثابت ہوتا ہے۔ اس کےعلاوہ روزہ کے بیشمار طبی فوائد ہیں۔

روزہ کے اہم وضروری احکام

روزہ کے فرائض،سنن،مستحبات،مباحات،مکروہات ومفسدات سے واقفیت بھی بیحد ضروری ہے اس لیے درج ذیل سطور میں یہی اُمور مختصر تحریر کیے جارہے ہیں:۔

روزہ کے فرائض

فرائض روزہ میں دواُمورداخل ہیں۔(1) روزہ دار کے لیے صبح صادق سے لے کرغروب آفتاب عمداً کھانے پینے اجتناب کرنا لازم وضروری ہوتا ہے۔نسیان یعنی اگر بھول کی وجہ سے

روزہ دار کچھ کھا پی لیتا ہے تو اُس صورت میں کھانے پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔(2) روزہ دار پر لازم ہے کہ وہ حالتِ روزہ میں ہر قسم جنسی لذات سے اپنے آپ کو بچائے رکھے۔ جنسی لذات میں وہ تمام اقسام اُمور داخل ہیں جو خروج منی کا باعث بنتے ہیں۔

روزہ کے سنن ومستحبات

اس میں وہ تمام اُمور شامل ہیں جن سے روزہ کی قدر ومنزلت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(1) روزہ دار کے لیے سحری کھانا سنت ہے اور سحری ہی قائم مقام نیت ہے۔(2) سحری کے لیے اخیر وقت کا انتخاب کرنا کیونکہ سحری بالکل اخیر وقت میں مستحب ہے۔(3) روزہ دار کے لیے یہ امر بھی مستحب ہے کہ وہ جب رات کو سوئے تو سونے سے پہلے آئندہ روزہ کا عزم وارادہ کر کے سوئے۔(4) افطار میں جلدی کرنے بھی اُمور مستحبہ میں شامل ہے۔جب یقین ہوئے کہ سورج غروب ہو چکا ہے تو فوراً روزہ افطار کرلینا چاہیے۔ (5) اُمورِ مستحب میں یہ بھی ہے کہ اگر کھجور یا چھوہارہ میسر ہو تو اُن سے روزہ افطار کیا جائے اگر یہ چیزیں میسر نہ ہو تو پھر پانی سے روزہ افطار کرنا بہتر ہے ۔(6) ذکر واذکار میں مشغول رہنا بھی روزہ دار کے لیے مسنون ہے ۔(7) باوضو رہنا بھی حالتِ روزہ میں مستحب ہے ۔(8) اگر روزہ سے پہلے غسل کا تقاضہ ہو تو آغازِ روزہ سے پہلے غسل کیا جائے تاکہ روزے کی ابتداء طہارت کے ساتھ ہو۔ درج بالا یہ وہ تمام اُمور ہیں جن کو حالتِ روزہ میں سنت یا مستحب کا درجہ حاصل ہے۔

روزہ کے مباحات (جائز اُمور)

مباحاتِ روزہ سے مراد وہ اُمور ہیں جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اور اُن اُمور کا دورانِ روزہ کرنا جائز ہوتا ہے۔مباحاتِ روزہ درج ذیل ہیں۔

(1) مسواک کا استعمال کرنا (2) ٹھنڈک کے حصول کے لیے غسل کرنا (3) ٹھنڈک کے حصول

کے لیے پانی میں بیٹھنا (4) خوشبو لگانا یا سونگھنا (5) تھوک یا بلغم کو نگل جانا (6) انجکشن لگانا (7) گیگوز چڑھانا (8) سرمہ لگانا (9) بدن کے کسی بھی حصے پر تیل لگانا (10) آنکھوں میں دوائی ڈالنا (11) بوقت ضرورت دانت نکلوانا (12) بوجہ ضعف خود بخود بلا شہوت انزال ہو جانا (13) بحالتِ روزہ بیوی سے دل لگی کرنا (14) بھول کر کھانا پینا یا ہمبستری کرنا (15) احتلام ہو جانا یا مذی کا نکلنا (16) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا حلق سے اُتر جانا (17) عورتوں کا لبوں پر سرخی لگانا (18) بواسیر کے بیرونی حصے پر دوائی لگانا (19) خاص آلہ کے ذریعے جسم کے کسی حصے سے خون نکالنا (اگر خون نکلنے سے روزہ کے افطار ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر ایسا کرنا مکروہ ہوگا) (20) کان میں پانی پہنچنا (21) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا۔

روزہ کے مکروہات

مکروہاتِ روزہ سے مراد وہ اُمور ہیں جن سے روزہ فاسد نہیں ہوتا مگر ثواب میں کمی ہو جاتی ہے، ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ تمام وہ اُمور ہیں جو حالتِ روزہ میں ناپسندیدہ ہیں۔ مکروہاتِ روزہ میں درج ذیل اُمور شامل ہیں۔

(1) کلی اور ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کرنا (2) شہوت کے ساتھ بوسہ لینا (3) منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا (4) بلا ضرورت دانت نکلوانا (5) ضعیف کے لیے روزہ کی حالت میں خون نکلوانا (6) غسلِ جنابت کو قصداً صبح تک مؤخر کرنا (7) بلا ضرورتِ شدید منہ میں دوا رکھنا (اگر دوا کے اثرات معدہ تک پہنچ جاتے ہیں تو ایسی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا) (8) جوان کے لیے روزہ کی حالت میں بیوی سے دل لگی کرنا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اپنے آپ پر قابو نہ پا سکے اور یہ عمل اُن کے روزہ کے مفسد ہونے کا باعث بن جائے۔ (9) منجن، ٹوتھ پیسٹ، دنداسہ وغیرہ لگانا (10) بلا ضرورتِ شدیدہ خون نکلوانا (11) گوند چبانا یا کوئی بھی چیز

منہ میں چبائے رکھنا (12) کوئلہ چبا کر دانت مانجھنا (13) بے قراری کا مظاہرہ کرنا (14) غیبت کرنا (15) جھوٹی گواہی دینا یا کسی بھی طرح کا جھوٹ بولنا (16) لڑنا جھگڑنا، گالی گلوچ کرنا (17) بہتان تراشی یا دیگر معاصی میں اپنے آپ کو مبتلا کرنا (18) بے جا غصہ ہونا (19) بغیر عذر کے رگ کے ذریعے گلوکوز لگوانا (20) عورتوں کا لبوں کے اندرونی حصے پر سرخی لگانا اسی انداز سے کہ اُن کے اثرات منہ کے اندرونی حصے کو پہنچنے کا احتمال ہو (21) دانتوں کے درمیان اٹکا ہوا گوشت جو مقدار میں انتہائی کم ہو نگل لینا (22) حصول ٹھنڈک کے لیے زیادہ دیر تک پانی میں بیٹھنا

روزہ کے مفسدات

مفسدات روزہ سے مراد وہ اُمور ہیں جن سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔اور وہ درج ذیل اُمور ہیں۔

(1) جان بوجھ کر کچھ کھانا (2) جان بوجھ کر کچھ پینا (3) ہمبستری کرنا (4) شہوت سے منی کا نکلنا (5) منہ میں نسوار یا پان رکھ کر سو جانا (6) حقہ بیڑی پینا (7) دانتوں کے درمیان اٹکا ہوا ریشہ جو چنے یا اُس سے زیادہ مقدار میں ہو نگل لینا (8) دانتوں سے نکلا ہوا خون یا پیپ نکل کر حلق میں چلے جانا جو تھوک پر غالب ہو (9) منہ میں آنسو کے قطروں کا چلے جانا اور اُسے نگل لینا (10) دل کے مریض کا گولی (دوائی) زبان کے نیچے رکھنا اور اُس تھوک کا حلق میں چلے جانا (11) ناک میں دوا ڈالنا (12) کسی عورت کا ماہواری شروع ہو جانا (13) کسی عورت کا نفاس شروع ہو جانا (14) کان میں تیل یا دوا ڈالنا (15) لفافہ کا گوند چاٹ کر اُس تھوک کو نگلنا (16) روزہ یاد ہو اور حلق میں پانی چلا جائے۔پس اگر روزہ یاد نہیں اور حلق میں پانی چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا کیونکہ نسیان یعنی بھول کر پانی پینے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا (17) ناک

میں پانی چلے جانا (18) غروبِ آفتاب سمجھ کر قبل از غروبِ افطار کرنا (19) بلا ارادہ منہ بھر کر قے آنا اور اس کو جان بوجھ کر لوٹا دینا (20) قصداً منہ بھر کر قے کرنا (21) استمنی یعنی غیر فطری طریقہ سے منی کا نکالنا (22) بواسیری مسے کے اندرونی حصے پر دوا لگانا ۔(23) سحری کا وقت سمجھ کر صبح ہوجانے کے بعد سحری کھانا (24) ڈاڑھ وغیرہ کا خون حلق میں چلے جانا۔۔۔۔وغیرہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمت بحمد الله تعالیٰ وبتوفیقهٖ ....ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم ...وصلى الله تعالیٰ علیٰ خير خلقه محمد واٰلهٖ واصحابه اجمعين . امين يارب العٰلمين